بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ فتح ۱۳۴۶ ہش ۲۹ شعبان ۱۳۸۶ھ ۳ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں رمضان المبارک کے فضائل و برکات کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ اس ماہ اگر ہم صحیح روح کے ساتھ اور جملہ شرائط کو ملحوظ رکھ کر روزے رکھیں اور دیگر عبادات بجا لائیں تو آسمان کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور ہماری دعائیں آسمان تک پہنچ کر غیر معمولی رنگ میں قبولیت کا شرف حاصل کر سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر قسم کی کمزوریوں اور غفلتوں سے بچنے کے لئے روزے واقعی ہمارے لئے ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم اس مبارک مہینہ میں اپنے نفوس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں۔

کل مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد ناصر میں مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے قادیان کے اور وہاں کے جلسہ سالانہ کے ایمان افروز حالات سنائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مقرر فرمائی ہیں۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آخرت کا وجود برحق ہے اور اس پر ایمان لانا ہر مومن اور مسلمان پر فرض ہے

اگر انسان عقل سے کام لے تو اس ساعت پر یقین کا میسر آنا چنداں مشکل نہیں

"آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ انسان، حیوان، چرند، پرند، زمین، آسمان اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے کسی چیز کا نام و نشان نہ تھا صرف خدا ہی تھا۔ یہ اسلام کا عقیدہ ہے وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ یعنی خدا کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی۔ ہم کو اس نے قرآن اور حدیث کے ذریعہ خبر دی ہے کہ ایک زمانہ اور بھی آنے والا ہے جبکہ خدا کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔ وہ زمانہ بڑا خوفناک زمانہ ہے۔ اس پر ایمان لانا ہر مومن اور مسلمان کا کام ہے۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے اور بے ایمان ہے جس طرح سے بہشت، دوزخ، انبیاء اور کتابوں وغیرہ پر ایمان لانے کا حکم ہے ویسا ہی اس ساعت پر ایمان لانا لازم ہے جبکہ نفخ صور ہو کر سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ یہ سنت اللہ اور عادت اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے سمجھانے کیلئے کئی طریق اختیار فرمائے ہیں ایک یہ کہ انسان کو عقل دی ہے کہ اگر وہ اس سے ذرا بھی کام لے اور غور کرے تو یہ امر نہایت صفائی سے ذہن میں آسکتا ہے کہ انسان کی مختصر سی زندگی دو عدموں کے درمیان واقع ہے کبھی بھی ہمیشہ کیلئے باقی نہیں رہ سکتی۔ قیاس سے مجہولات کا پتہ لگ سکتا ہے اور انسان معلوم کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم غور کریں کہ ہمارے باپ دادے کہاں ہیں اور اسی ایک بات کو سوچیں تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہم سب کو بھی اسی راستہ پر چلنا ہوگا جس پر وہ گئے ہیں نادان ہے وہ انسان جس کے سامنے ہزارہا نمونے ہوں اور پھر بھی وہ ان سے سبق حاصل نہ کرے اور عقل نہ سیکھے عموماً دیکھا گیا ہے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ ہر گاؤں اور شہر میں زندہ لوگوں سے قبریں روز بروز زیادہ ہوتی جارہی ہیں اور بعض پرانے لوگوں کی قبریں مخفی اور بعض ظاہر ہوتی ہیں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ جب کسی شہر میں کنواں کھودا جاتا ہے تو اس کی مٹی میں سے ہڈیاں نکلتی ہیں گویا عام طور پر زمین کے نیچے ہر جگہ تہ بہ تہ ہی قبریں موجود ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صـ۲۴۳ ، ۲۴۴)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۷ء

نشانات

(۵)

اس کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے مل سکتا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے بظاہر آپ کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی تھی۔ خلافت کے ادارہ کے ہی منکر ہوتے چلے گئے۔ اس طرح قوم میں باوجود بیعت خلافت کے افتراق کی تخم ریزی ہوئی اور خلیج بڑھتی چلی گئی۔ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا اصلاحی کارنامہ جو آپ کو مصلح موعود کے مقام پر مستحکم کرتا ہے۔ یہی ہے کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس دوسری قدرت کی یعنی خلافت کی جس کو قیامت تک قائم رہنا ہے بنیاد ایسی استوار کر دی ہے۔ کہ اب غیروں کو بھی یہ اعتراف ہے کہ یہ ادارہ واقعی بڑا مستحکم ہو چکا ہے۔ جس کا ثبوت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب سے بہم پہنچتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے خلافت کے متعلق وعدہ فرمایا ہے۔ جس سے یہ تو واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خلافت اللہ تعالےٰ ہی قائم کرتا ہے اور خلیفہ کا انتخاب بظاہر انسان کرتے ہیں۔ مگر اس انتخاب میں وہی لوگ حصہ لیتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک خاص رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے یہ فرما کر خلافت ان خوش بختوں کو ہی ملتی ہے جو ایمان لاتے اور نیک اور مناسب حال اعمال بجا لاتے ہیں۔ مگر ظاہری طور پر ایسے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کا جماعت میں ایک خاص مقام ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہی اللہ اپنا کام سونپتا ہے۔ اگرچہ ان کو بظاہر خلیفہ وقت ہی مقرر کرتا ہے۔

چونکہ "قدرت ثانیہ" یا خلافت المسیح تا قیامت قائم رہنی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی راہ نمائی فرمائی۔ اور آپ نے اس کی راہ نمائی میں ایک ایسی جماعت بزرگان قوم کی تجویز فرمائی۔ جو آئندہ خلیفہ کے ظاہری انتخاب میں حصہ لیں تاکہ اللہ تعالےٰ کی برکات ان کے شامل حال رہیں۔

یہ ایک نہایت عظیم الشان کام ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سرانجام دیا ہے۔ اگر حضور آنا ہی کام سرانجام دے جاتے تو یہی آپ کو "المصلح الموعود" ثابت کرنے کے لئے کافی تھا۔

یہ وقت تھا کہ ایک طرف ایسے عناصر پیدا ہو گئے تھے۔ جو منظم طور پر خلافت کے قیام کے مخالف تھے اور ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان انعام سے جماعت کو محروم کر دیا جائے۔ اور اور خلق ہرزہ کار کے بتکدے میں اس طرح سجدہ ریز کر دیا جائے۔ جس طرح پہلی الٰہی جماعتیں سجدہ ریز ہو کر تباہ ہو گئیں۔ دوسری طرف ان عناصر کے مقابلہ میں وہ

مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ

تھا۔ جس کی ایک صفت یہ بھی کہ

كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

ہے۔

پھر غور کیجئے کہ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت ہو چکی ۲

۲ اور مان لیا گیا ہے کہ یہ خلافت الوصیت میں بیان کردہ اصول کے مطابق ظہور پذیر ہوئی ہے۔ مگر ابھی یہ ہنگامہ گرم ہی تھا کہ زمہریر سے برف کے تودے اس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ قوم میں سخت انتشار کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر اس سے بڑا اصلاح کا وقت اور کون سا ہو سکتا تھا کام تو اس حد تک بگڑ چکا تھا کہ اگر وقت پر المصلح الموعود اس بگاڑ کو سنوارنے کے لئے کھڑے نہ ہوتے تو نعوذ باللہ آج ہم خلافت سے ہی محروم ہو چکے ہوتے۔ اور وہ انعام جو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایسے کڑے وقت میں ہماری مدد فرمائی ؎

لگا تھا عرش الٰہ کو گرانے واعظ شہر
مگر نگاہ کے پیر مغاں نے تھام لیا

الغرض جماعت احمدیہ میں خلافت المسیح کا استحکام "المصلح الموعود" کا نہایت عظیم الشان کارنامہ ہے۔ آپ نے یہ کام اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی اور اس کے فضل سے سرانجام دیا۔ آپ نے آئندہ خلافت کے انتخاب کے لئے ایسے اصول عقل خداداد سے قائم کئے کہ اگر بفضل خدا جماعت ان پر قائم رہی اور یقیناً قائم رہے گی۔ تو جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ "قدرت ثانیہ" قیامت تک ہم میں قائم رہے گی۔

(باقی)

ناصر خدا کے فضل سے اپنا امام ہے

یہ دیکھنا تو دیدۂ بینا کا کام ہے
ربوہ بھی کیوں خدا کا مقدس مقام ہے

اہلِ فتن کو حکم ہے "مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ"
اپنی انہیں ہے "یہ خدا کلام ہے"

بستی یہ اک مسیحی نفس نے بسائی ہے
ہر سانس جوئے آبِ حیاتِ دوام ہے

ہوتا ہے اس میں روح و ملائک کا اب نزول
ہر پاک دل میں اس کا بڑا احترام ہے

ہر گھر سے ہے بلند جو قرآں کی صدا
یہ لائقِ زیارتِ ہر خاص و عام ہے

"نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ" دیکھ تو "فَتْحٌ قَرِیْبٌ" دیکھ
ناصر خدا کے فضل سے اپنا امام ہے

ذکرِ خدا کا شور ہے صَلِّ عَلٰی کی دھوم
تنویر اپنا شغل یہی صبح و شام ہے

تنویر

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

ماہِ رمضان کی فیوض و برکات

کے بارہ میں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع خطبہ

رسید مژدہ کہ ایّام نوبہار آمد

(رشید احمد چغتائی شاہد (سابق مبلغ بلادِ عربیہ) قائمقام اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

رحمۃٌ للعٰلمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی و رُوحی) کے ذریعہ رہتی دنیا تک کے لئے جو رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں اُن میں سے ایک عظیم الشان رحمت اور گرانقدر نعمت رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جو اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے سال کے دیگر گیارہ مہینوں پر ایک امتیازی شان اور غیر معمولی فوقیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس میں خالقِ کائنات کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے امن و سلامتی کا مستقل پیغام اور مکمل ضابطۂ حیات یعنی قرآن شریف ایسی عظیم الشان اور مقدس کتاب کا نزول شروع ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ...
(بقرہ ع ۲۳)

اور خدا تعالےٰ کی اس پُر شوکت کلام کے ساتھ اس کی غیر معمولی برکتیں بھی نزول پذیر ہوئیں اور آسمان روحانیت کے دروازے کھول دئے گئے۔ چنانچہ ہر سال اس بابرکت مہینہ میں ملائکہ رحمت بکثرت نازل ہوتے اور انتشارِ روحانیت کا ایک عجیب روح پرور سماں ہوتا ہے گویا کہ یہ مہینہ رحمتوں اور برکتوں کے لحاظ سے روحانیت کا سالانہ جشنِ بہاراں ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی آمد پر جنت کو بھی خصوصیت سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

سو اس بابرکت مہینہ میں خدا تعالےٰ کے حضور جھکنے والے اور اس کا قرب چاہنے والے لوگوں کے لئے آسمانِ روحانیت کے دروازے اپنی پوری وسعتوں کے ساتھ کُھل جاتے ہیں۔ سال کے گیارہ مہینوں میں جس قدر گناہوں اور کمزوریوں کا زہر اکٹھا ہوتا ہے رمضان کا یہ مبارک مہینہ مغفرت و تقرب کے اعتبار سے اس کا تریاق ہوتا ہے گویا یہ خاص طور پر گناہوں اور خطاؤں کے قرضداروں کے واسطے جو خدا تعالےٰ کے حضور توبہ اور مغفرت کی امید و خواہش رکھتے ہیں بہترین موقع ہے کہ وہ اپنی سال بھر کی دانستہ یا نادانستہ کی ہوئی خطاؤں اور کمزوریوں کو خدا تعالےٰ سے معاف کروالیں اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کی خاطر خدا تعالےٰ کی پناہ میں آنے کے واسطے دعاؤں اور التجاؤں کے ذریعہ سامان مہیا کرلیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ماہِ رمضان کے آغاز سے ایک دن قبل ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں مَا قَلَّ وَ دَلَّ کے مطابق بڑے لطیف انداز میں مختصر اور جامع الفاظ میں حضور نے رمضان کی خصوصی برکات سے مطلع فرماتے ہوئے اور روزے رکھنے کی طرف توجہ دلا کر اس کے عظیم اجر و برکات سے استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضؓ حضورؐ کے اس خطبہ کے ذکر میں روایت کرتے ہیں کہ:۔

خطبۂ نبویؐ

عن سلمان الفارسی رضؓ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم۔ شھر مبارک۔ شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر۔ جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا۔ من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن أدی سبعین فریضۃ فیما سواہ۔ و ھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنّۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن مَن فطّر فیہ صائمًا کان لہٗ مغفرۃ لذنوبہٖ وعتق رقبتہ من النار وکان لہٗ مثل اجرہٖ من غیر أن ینتقص من اجرہٖ شیئٌ۔ قلنا یا رسول اللّٰہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یعطی اللّٰہ ھذا الثواب من فطر صائمًا علیٰ مذقۃ لبن أو تمرۃ أو شربۃ من ماءٍ ومَن أشبع صائمًا سقاہ اللّٰہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنّۃ۔ وھو شھر أوّلہ رحمۃ و اوسطہٗ مغفرۃ و آخرہ عتق من النّار ومَن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللّٰہ لہٗ و أعتقہ من النار۔

(البیہقی)

یعنی حضرت سلمان فارسی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن ایک خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! کل سے تم پر ایک ایسے مہینہ کی ابتداء ہو رہی ہے کہ جو بڑی عظمت اور شان والا ہے۔ یہ نہایت بابرکت مہینہ تمہارے لئے سایۂ رحمت بن کر آگیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر و برتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام یعنی تہجد (تراویح) وغیرہ عبادت کو نفلی ٹھہرایا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کا قرب پانے کی خاطر کی گئی کسی بھی نفلی نیکی کا ثواب دوسرے مہینوں کے عام ایام میں فرض کی بجا آوری کے برابر ملتا ہے اور اس ماہ میں ایک ایک فرض کی ادائیگی کا اجر دوسرے مہینوں کے عام ایام کی نسبت ستر ستر فرائض کی بجا آوری جتنا ملتا ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صبر و استقامت کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ مواساۃ اور باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں جو شخص کسی روزہ دار کا (محض رضاءِ الٰہی کی خاطر) روزہ افطار کرواتا ہے اس کی یہ نیکی اس کے گناہوں کی بخشش کا موجب اور آگ سے اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس روزہ دار کے ثواب کی مانند اسے بھی ثواب ملے گا درانحالیکہ خود اس روزہ دار کے اپنے اجر میں سے کوئی بھی کمی واقع نہ ہوگی۔ اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں مومن کے رزق کو (دعاؤں کی قبولیت اور فضل و رحمت کے نتیجہ میں) بڑھا دیا جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے سب تو روزہ دار کو (زیادہ وسعت نہ رکھنے کی وجہ سے) باقاعدہ افطار نہیں کرا سکتے۔ حضورؐ نے ایسے غرباء کی بھی تسلی فرمائی اور بتایا کہ اس مہینہ میں مولا کریم کی رحمت اتنی عام ہوتی ہے کہ یہ ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر اس افطار کرانے والے کو اس کے اخلاص اور نیک نیتی کی برکت سے مل جاتا ہے کہ جو (موسم اور موقع کے لحاظ سے اپنی توفیق کے مطابق) دودھ یا پانی کے گھونٹ یا کھجور سے ہی افطار کرا دیتا ہے۔ اور مزید فرمایا کہ ایسا شخص جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے وہ پانی پلائے گا کہ جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ رہے گا۔

پھر حضورؐ نے اس مہینہ کی برکات کے ذکر میں یہ بھی بتایا کہ یہ ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اس کی ابتداء گویا سراسر رحمت ہے اور اس کا درمیانی حصہ سراسر مغفرت اور بخشش کا ذریعہ اور اس کا آخر دوزخ سے سراسر نجات پانے کا موجب ہے۔ اس ماہ میں جو کوئی اپنے خادم اور ماتحت کے مشقت کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالےٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اسے آگ سے نجات بخشے گا۔

الغرض اس خطبہ سے ماہِ رمضان کی غیر معمولی برکات عیاں ہیں۔ پس ضروری ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں اس مہینہ کو پائے اس میں حکمِ خداوندی کے مطابق روزے رکھ کر کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرے اور اس میں فرائض اور نوافل کی بجا آوری کے ذریعہ غیر معمولی ثواب حاصل کرلے۔ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور معلوم نہیں کہ اگلے سال رمضان کا مہینہ دیکھنا کسے نصیب ہوتا ہے اور کون اس سے پہلے ہی سفرِ آخرت اختیار کر جاتا ہے۔ اس لئے اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کی روح کو پوری طرح سمجھ کر خدا تعالےٰ کے احکام کی تعمیل میں روزہ۔ تہجد۔ بکثرت تلاوت قرآن مجید صدقہ و خیرات وغیرہ ہر نیکی پر عمل پیرا ہوکر اور دلی اور پُرسوز دعاؤں کے ذریعہ اور رمضان کی حالت کو اپنے اوپر وارد کرتے ہوئے پورے ذوق و شوق سے اس کی ہر قسم کی عبادات بجا لانے کی سعادت حاصل کرلینی چاہیئے کہ یہ دن بڑی ہی برکت کے ہیں۔ اور کسی طرح بھی بزعمِ خود ادنیٰ عذروں پر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

من افطر یومًا من رمضان
من غیر رخصۃٍ ولا مرض
لم یقض عنہ صوم الدھر
کلّہ وان صامہٗ -

(ابوداؤد)

یعنی جو شخص بغیر شرعی رخصت و مرض وغیرہ جائز عذر کے رمضان کے ایام میں ایک دن کا روزہ بھی چھوڑتا ہے تو بعد میں ساری عمر بھی اس کے بدلہ کے طور پر روزے رکھے تب بھی اس روزہ کی قضاء نہ ہو سکے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں فرمایا ہے کہ :-

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

قبولیتِ دعا اور تزکیۂ نفس کے لئے ماہِ رمضان عظیم نعمت اور سنہری موقع بہم پہنچاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ صہ ۱۷۵)

بالآخر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رمضان سے استفادہ کی بابت ایک قیمتی نصیحت احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضور نے خصوصی ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ ....."

(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۲۶ء)

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ہر نیکی کے بجالانے اور رمضان کی برکات سے کما حقہٗ استفادہ کی توفیق بخشے اور غیر معمولی دینی و دنیوی ترقیات اور خصوصی انعامات سے نوازے اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔

اللّٰھم اٰمین

ہر صاحبِ استطاعت
احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

مُبارک ہو ماہِ صیام آرہا ہے

مُبارک ہو ماہِ صیام آرہا ہے
عبادت کا خاص اک نظام آرہا ہے

ہر اک فردِ مِلّت ہے مسرور و شاداں
کہ پھر فضلِ ربِّ انام آرہا ہے

جو ہے سب مہینوں سے افضل مہینہ
بصد شوکت و احتشام آرہا ہے

جہاں بڑھ کے ملتے ہیں خود شوق سے وہ
رہِ عشق میں وہ مقام آرہا ہے

سرِ شام سے مطلعِ فجر تک پھر
فرشتوں کا پیہم سلام آرہا ہے

ہے صائم کی بُوئے دہن جس کو پیاری
وہ خود لیکے مسکِ ختام آرہا ہے

مسلماں پہ ہے صوم رمضان واجب
یہ پیغام پھر سب کے نام آرہا ہے

لٹانے کو عفو و عطا کے خزینے
خدا خود بصد اہتمام آرہا ہے

اُٹھو جھولیاں اس کے نوروں سے بھر لو
کہ انوار کا فیضِ عام آرہا ہے

وہ یارِ ازل اپنے بندوں کی خاطر
بصد ناز بالائے بام آرہا ہے

مئے بخشش و مغفرت اور رضا کے
لئے اپنے ہاتھوں میں جام آرہا ہے

الٰہی ہمیں عزم و ہمت عطا کر
کہ پھر سر پہ ماہِ صیام آرہا ہے

ہے صدیق گرچہ سراپا معاصی
ترا عفو اس کے بھی کام آرہا ہے

(محمد صدیق امرتسری)

درخواستِ دعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد قریباً تین سال کا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود بخود کھا سکتا ہے اور بیماری کی وجہ سے کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے نہایت ہی دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا کرے۔

(محمد نواز مومن)

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔ آپ اپنے دینی آرگن اور پیارے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

میثاق النبیین

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۱ ۷-۱۲ ضلع بہاول نگر

جناب مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر۔ تفہیم القرآن جلد اوّل میں سورۃ آلِ عمران کی آیت ۸۱ کی تشریح میں نہایت عمدہ نوٹ لکھا ہے لیکن اس کے آخری فقرہ میں انہوں نے غالباً حق پوشی سے کام لیتے ہوئے قرآن مجید کی ایک دوسری آیہ کریمہ کو یکسر نظرانداز کر دیا ہے۔ سورۃ آلِ عمران کی متعلقہ آیت مع مودودی صاحب کے ترجمہ اور تفسیری نوٹ کے ملاحظہ ہو:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

یعنی "یاد کرو، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ "آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی"

اس پر حاشیہ میں جو تفسیری نوٹ مودودی صاحب نے لکھا ہے وہ یہ ہے:۔

"مطلب یہ ہے کہ ہر پیغمبر سے اس امر کا عہد لیا جاتا رہا ہے ——— اور جو عہد پیغمبر سے لیا گیا ہو وہ لامحالہ اسکے پیروؤں پر بھی آپ سے آپ عائد ہو جاتا ہے ——— کہ جو نبی ہماری طرف سے اُس دین کی تبلیغ و اقامت کے لئے بھیجا جائے جس کی تبلیغ و اقامت پر تم مامور ہوئے ہو اس کا تمہیں ساتھ دینا ہوگا۔ اُس کے ساتھ تعصب نہ برتنا، اپنے آپ کو دین کا اجارہ دار نہ سمجھنا، حق کی مخالفت نہ کرنا، بلکہ جہاں جو شخص بھی ہماری طرف سے حق کا پرچم بلند کرنے کے لئے اٹھایا جائے اُس کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا

یہاں اتنی بات اخذ سمجھ لینی چاہیئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے یہی عہد لیا جاتا رہا ہے اور اسی بنا پر ہر نبی نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہے اور اُس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی ہے۔

لیکن نہ قرآن میں نہ حدیث میں، کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عہد لیا گیا ہو یا آپ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دے کر اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو۔"

(تفہیم القرآن جلد ا سورہ آلِ عمران حاشیہ ۶۹)

جناب مودودی صاحب نے اتنی بات تو تسلیم کر لی کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے یہی عہد لیا جاتا رہا ہے اور اسی بنا پر ہر نبی نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہے اور اس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی ہے۔" لیکن آخری فقرہ میں (جسے ہم نے خط کشیدہ کر دیا ہے) انہوں نے جان بوجھ کر حق بات کو چھپاتے ہوئے اپنے قارئین کو اندھیرے میں رکھنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ "نہ قرآن میں نہ حدیث میں، کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا عہد لیا گیا ہو" حالانکہ قرآن مجید میں ہی اس امر کا واضح ثبوت بھی موجود ہے کہ جو عہد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے لیا جاتا رہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اللہ تعالے نے لیا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ (احزاب ع۱)

"اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے نبیوں سے اُن پر عائد کردہ ایک خاص بات کا وعدہ لیا تھا اور (اے رسولؐ) تجھ سے بھی (عہد لیا تھا) اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے ایک پختہ عہد لیا تھا۔"

اس آیتِ کریمہ میں "ومنک" کے الفاظ میں خاص طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اے رسولؐ جس طرح تجھ سے پہلے ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا اُسی طرح تجھ سے بھی یہ عہد لیا ہے۔ اور "جو عہد پیغمبر سے لیا گیا ہو وہ لامحالہ اس کے پیروؤں پر بھی آپ سے آپ عائد ہو جاتا ہے۔" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باقی تمام نبیوں کی طرح یہ عہد لینے کا مطلب یہی ہے کہ آنحضورؐ کے بعد آپؐ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری میں آپؐ کے فیض اور روحانی تاثیر کی برکت سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس دین کی تجدید و حمایت اس کی خدمت و اشاعت کے لئے اُمّتی نبی آسکتا ہے اور ایسا "جو شخص جہاں اور" جب بھی مبعوث کیا جائے امت محمدیہ کے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ "اُس کا ساتھ دیں"۔ اسکے ساتھ "تعصب نہ برتیں اور ارشادِ نبوی کے ماتحت اُسے حَکَم و عدل تسلیم کریں اور ان میں سے مخصوص طبقہ والے اپنے آپ کو دین کا اجارہ دار نہ سمجھیں" "حق کی مخالفت نہ کریں" اور اللہ تعالے کی طرف سے حق کا پرچم بلند کرنے کے لئے" جو عظیم الشان جہاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعتِ احمدیہ کر رہی اُس میں شریک ہو کر اسلام کی فتح اور تمام ادیانِ باطلہ پر اس کے غلبہ کے دن کو قریب لا کر اللہ تعالے کی رضا و خوشنودی اور اس کے خاص انعامات کے وارث بنیں

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

تحریکِ جدید کے دفتر سوم میں شمولیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ (خطبہ جمعہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

"پس میں چاہتا ہوں کہ دفتر سوم کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہو۔ دوران سال نومبر کے بعد جو نئے لوگ تحریک جدید میں شامل ہوئے ہیں۔ ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہیئے اور تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو **دفتر سوم** میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالے کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے کمانا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں۔ تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کر دیتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کی تعداد میں نئے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اسی طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں۔ جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں"

پس احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق دفتر سوم کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور تمام ایسے احباب بچوں اور مستورات کو جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے انہیں شامل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ عہدیداران جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کا ماموں زاد بھائی فاروق احمد مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۶۶ء کو فوت ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند ی درجات عطا کرے اس کے والدین اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(غلام مصطفیٰ ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں تربیتی جلسے

چک ۳۲ گلارچی

جماعت احمدیہ گلارچی کے زیر اہتمام چک ۳۲ میں ۱۹/۱۱/۶۷ کو بعد نماز عشاء تربیتی جلسہ کیا گیا۔ مکرم چوہدری محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گلارچی نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور خوش الحانی سے نظم بھی پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ بالآخر ۹ بجے شب یہ جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

چک ۵ احمد آباد

مورخہ ۲۰ نومبر بروز سوموار بعد نماز عشاء چک ۵ احمد آباد ضلع حیدر آباد میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبدالمالک صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے نظم پڑھی اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے امام الزمان کی آمد کا مقصد بیان فرمایا۔ نیز ان نشانات اور علامات کو بیان کیا جو آپ کے ظہور کے بعد پوری ہو چکی ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ حاضرین نے بعض سوالات کئے جن کے جوابات فاضل مقرر نے دئے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

ظفر آباد فارم

مورخہ پندرہ نومبر بروز بدھ جماعت احمدیہ ظفر آباد فارم میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری نور احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت مقامی ۸ بجے شب منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک لطیف احمد اور منیر احمد نے کی۔ دُرِّثمین میں سے نظم ماسٹر بشیر احمد صاحب خاکسار عزیز شوکت علی اور ہدایت علی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی جو کہ موجودہ زمانہ میں روزِ روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں جلسہ میں مختلف حلقوں کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے بالآخر دس بجے شب جلسہ دعا کے بعد برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

گوٹھ سیٹھ عزیز احمد

مورخہ ۲۱/۱۱/۶۷ بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تربیتی اور تبلیغی تقریر موثر انداز میں فرمائی۔ دوران تقریر آپ نے تعلق باللہ نماز باجماعت آپس میں بین دین کے معاملات میں صفائی اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر پر دعا کی گئی۔

(سیکرٹری حمید احمد گوٹھ سیٹھ عزیز احمد ضلع تھرپارکر)

جماعت احمدیہ نوکوٹ

مورخہ ۲۴/۱۱/۶۷ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ مقامی مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت عزیزم حمید احمد طاہر نے کی نظم مکرم نشاد احمد صاحب نورانی معلم وقف جدید نے "نونہالان جماعت" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کی طرف تفصیل سے توجہ دلائی۔

اجلاس میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

درخواست دعا

خاکسار امسال جماعت ہفتم میں تعلیم حاصل کر رہا ہے! احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے مجھے ہر سال امتحان میں کامیابی فرمائے آمین۔

(عبد الرحمان برادر چوہدری محمد خان دریا پور جماعت احمدیہ جھوبیٹی)

عہدیداران انصار اللہ کا نیا انتخاب

قواعد کے مطابق انصار اللہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔

یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے انصار اللہ کے نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے۔ انتخاب کے نئے قواعد حسب ذیل ہیں۔ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ دس دسمبر تک مجلہ انصار کا ایک مخصوص اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا دیں اور جتنے نام پیش ہوں حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت صدر محترم کی خدمت میں اپنی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔

یہ امر مدنظر رہے کہ انتخاب صرف زعیم اعلیٰ / زعیم انصار اللہ کا ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ممبران کو زعیم اعلیٰ / زعیم خود نامزد کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور اعلانیہ

۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا جس میں مقام حلقہ کے اراکین شامل ہوں گے۔ کورم ½ ہوگا اگر ایک بار اجلاس بلانے پر بھی کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ⅓ ہوگا۔

۳۔ انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں گے

۵۔ ہر اس رکن کے لئے جس کا نام انتخاب کے لئے پیش ہو۔ مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے

۱۔ وہ نماز باجماعت کا پابند ہو

۲۔ وہ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

۳۔ وہ راستباز اور دیانتدار ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ امید ہے۔ امراء کرام و صدر صاحبان مذکورہ قواعد کی روشنی میں جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز میں منظوری کے لئے بھجوا دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

دعائے مغفرت:۔ مکرم و محترم کپتان ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ساکن بکٹ گنج مردان ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۴/۱۱/۶۷ کو بروز جمعہ فوت ہوئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے مخلص اور غیور احمدی تھے۔ ۸۶ برس کی عمر تھی جب وفات ہوئی۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

(خاکسار کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

دوائی فضل الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آ چکی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے قیمت مکمل کورس ۱۲/-

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ لکھ کر کتاب خلوو برکت مفت منگوائیے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات اس رعایت رمضان المبارک درج کر دی گئی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲ کراچی

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ ٹھیکیداروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر انکوائری نمبر P.R1/67/TR برائے ہارڈ ووڈ سلیپرز / سپیشل سائز ٹمبر برائے پاکستان ویسٹرن ریلوے بذریعہ نوٹس ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔ دوبارہ ٹنڈر انکوائری کی تاریخ سے جلد ہی مطلع کیا جائے گا۔

سیکرٹری ریلوے بورڈ

INF (L) 8354

"بے بی ٹانک"

بچوں کی کمزوری اور دانت نکالنے کی تکالیف کیلئے قیمت ۳/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریر طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد جاری کئے جائیں گے۔ نیز وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۳۵

میں خورشید بیگم بیوہ فضل احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ۱۱۸ گ۔ب ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد و آمد نہیں ہے۔

حق مہر ۳۲۲۵ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا خورشید بیگم بیوہ فضل احمد خان
گواہ شد: بشیر احمد خان پسر موصیہ
گواہ شد: محمد انور خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ ناظم آباد۔ لائل پور۔

مسل نمبر ۱۹۰۳۶

میں طاہرہ حمید زوجہ سید حمید احمد صاحب قوم راجپوت، پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲ سیٹلائٹ ٹاؤن گوالمنڈی راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد اور آمد نہیں۔

۱۔ میں اپنا حق مہر وصول کر چکی ہوں جس کی اب میرے پاس ایک عدد کار مالیتی ۶۰۰۰ روپے ہے۔ ایک عدد سیٹ ہار بندے اور انگوٹھی وزنی ۴ تولے قیمت ۵۰۰ روپے۔
چوڑیاں وزنی ۱۲ تولے قیمت ۱۵۰۰
تین انگوٹھی وزنی ۱ ½ تولے قیمت ۲۰۰ روپے
دو عدد کانٹے وزنی ۱ ¼ تولے قیمت ۱۰۰ روپے
کل مالیت زیورات: ۲۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

الامۃ: طاہرہ حمید زوجہ سید حمید احمد مجسٹریٹ درجہ اول
گواہ شد: سید حمید احمد راولپنڈی خاوند موصیہ
گواہ شد: عبد الغنی مرکزی سیکرٹری مال راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۰۳۷

میں حلیمہ بی بی بیوہ احمد دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن اکوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

مہر ۵۰۔۳۲ وصول شدہ
ایک بھینس مالیتی ۶۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی
گواہ شد: ناصر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بکیانہ ضلع گجرات
گواہ شد: عبد القیوم پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۳۸

میں رقیہ بیگم زوجہ عبد الرشید زیدی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے:۔

میں اپنے زیورات بعض ناگزیر حالات کی بنا پر عرصہ چھ سال قبل خرچ کر چکی ہوں اس وقت صرف ۵۰۰/- روپے مہر ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: رقیہ بیگم اہلیہ عبد الرشید زیدی فیض منزل دار الرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد: عبد المجید طاہر دار الصدر غربی ربوہ
گواہ شد: منور احمد قاسم فیض منزل دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۳۹

میں چوہدری حبیب اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے والد محترم کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: حبیب اللہ
گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ والد موصی
گواہ شد: عبد المجید کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۴۰

میں حسین بی بی بیوہ حسن بخش صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن فیکٹری ایریا ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۹/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ حق مہر ۵۰۰ وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا حسین بی بی فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: سعید اللہ خان فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: سیف اللہ چغتائی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۴۱

میں بشیر الدین احمد ولد قاضی شریف الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں چھاؤنی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری گزارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۹۲۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: بشیر الدین احمد کھاریاں کینٹ
گواہ شد: ماسٹر محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات
گواہ شد: عادل ایاز سیکرٹری اصلاح و ارشاد کھاریاں ضلع گجرات۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام جس خُدا کو پیش کرتا ہے وُہ ایک زندہ اور طاقتور خُدا ہے

اگر تم اس سے تعلق پیدا کرلو تو تم اپنی روحانی آنکھوں سے اسے دیکھ سکتے ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ النمل کی آیت وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آخر میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ کہنے کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کو ہی حاصل ہے یعنی اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے اس نے آدمؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے نوحؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے۔ اور موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور صالحؑ اور لوطؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ان کی تائید میں بھی وہ اپنے نشانات دکھاتا رہا۔ اور پھر جب مسلمانوں پر تنزل کا دور آیا تو اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اس نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرماکر پھر اپنی قدرت وجلال کے تازہ نشانات دکھانے شروع کر دیئے پس تمام تعریفوں کی مستحق صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جس نے ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا اور ہر زمانہ میں نشانات کے ذریعہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھایا۔ اگر وہ صرف آدمؑ یا نوحؑ یا ابراہیمؑ یا موسیٰؑ یا داؤدؑ یا سلیمانؑ یا عیسیٰؑ کے زمانہ تک اپنی قدرت نمائی کو ختم کر دیتا تو ہم یہ کس طرح کہہ سکتے تھے کہ الحمد للہ ہمارا الحمد للہ کہنا اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جب ہم خود بھی اپنی ذات میں خدا تعالےٰ کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھیں۔ اور ہر زمانہ میں اس کی قدرت کا ظہور ہوتا چلا جائے۔ پس فرمایا تو دنیا کو سنا دے کہ اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے۔ اگر تم اس سے تعلق پیدا کرلو گے تو وہ تمہیں ایسے نشانات دکھلائے گا جس کے نتیجہ میں تم اپنی روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھ لو گے۔

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں وہ جانتا ہے کہ تم اندھیروں میں پڑے ہو۔ اور زنجیلوں میں جکڑے ہوئے ہو۔ پس وہ تمہیں آزاد کرنے کے لئے خود آسمان سے اترے گا۔ اور ایسے نشانات دکھلائے گا جو تمہارے سامنے خدا تعالےٰ کے وجود کو لاکر کھڑا کردیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہ حصہ سوم صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

نمایاں کامیابی

محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب رجسٹرار امراض سینہ لندن حال ربوہ کی صاحبزادی سلیمہ شاہ نواز صاحبہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے (نفسیات) کا امتحان سیکنڈ کلاس میں پاس کیا ہے۔ الحمد للہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے دین و دنیا میں موجب حسنات بنائے آمین۔

درخواست دُعا

میری بیوی عرصہ ۸ ماہ سے معدہ جگر اور رحم کی امراض میں مبتلا ہے

احباب دعا فرمائیں مولا کریم جلد امراض سے شفاء کامل وعاجل عطا فرمائے (سید عبد اللہ امیر جماعت حلقہ چک جھمرہ ضلع لائل پور)۔

"ادائیگی وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق:-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تاکید فرمائی ہے کہ ہر وعدہ کنندہ دوست کو سال رواں کے آخر تک جو فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ہے اور ۳۰ر جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہوگا اپنے وعدہ میں سے اس قدر ادائیگی کر دینی چاہیئے کہ وعدہ کا قریباً تین چوتھائی حصہ ادا ہو جائے اور ایک چوتھائی حصہ باقی رہ جائے۔ جو تیسرے سال میں ادا کر دیں۔

یقینی واثق ہے کہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے مطابق اپنے وعدہ کی رقم کا معتد بہ حصہ جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

چندہ عام دینے والے وصیت کنندوں کے لئے ضروری اطلاع

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ وصیت کرنے والے احباب جن پر چندہ عام واجب ہے کے لئے لازم ہو گا۔ کہ وہ اپنی وصایا کے ساتھ مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق اس امر کے متعلق بھی پیش کریں کہ وہ وصیت کرنے سے پہلے چندہ عام کے بقایا دار نہیں ہیں۔ اس تصدیق کے بغیر کوئی وصیت قابل قبول نہیں ہوگی۔

جملہ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال بھی اس اعلان کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا عہدیداران کا ریفریشر کورس تین دن جاری رہ کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

ریفریشر کورس کے دوسرے دن اجلاس کی کارروائی معتمد صاحب مقامی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت عہد ونظم کے بعد ناظم صاحب تجنید، ناظم صاحب اطفال، ناظم صاحب تحریک جدید نائب ناظم صاحب صنعت وتجارت اور ناظم صاحب تربیت نے اپنے اپنے شعبہ سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات اور دیگر ہدایات واضح کیں۔ اس کے بعد سلسلہ سوالات شروع ہوا۔ جوابات معتمد صاحب نے دیئے۔ بعد ازاں الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے خدام سے خطاب فرمایا۔

تیسرے دن اجلاس زیر صدارت مہتمم صاحب مقامی شروع ہوا۔ تلاوت وعہد کے بعد ناظم صاحب اصلاح وارشاد، ناظم صاحب وقار عمل ناظم صاحب عمومی اور خاکسار ناظم اشاعت نے اپنے اپنے شعبہ کی ہدایات دیں۔

اس کے بعد مہتمم صاحب مقامی نے خطاب فرمایا۔ ناظم صاحب اصلاح وارشاد، ناظم اشاعت، ناظم صاحب تجنید اور مہتمم صاحب مقامی نے سوالات کے جواب دیئے۔ سوالات کے پروگرام کے بعد چوہدری حمید اللہ صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات، اخلاق فاضلہ، جذبہ اطاعت، اور خدام الاحمدیہ کا مقصد پیش فرماتے ہوئے خدام کو ان امور کی طرف توجہ دلائی مہتمم صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی اس طرح یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

منیر الحق شاہد ناظم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴